منشور رہوان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وہر آمدہ منشور محمدی | توریت بلا نور یہ انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدی

منشور محمدی کا پشتیبان | جاری رہیگا بہ حشم دوران | شائع رہی با ہزار تزئین | آمین آمین یا رب العالمین

نمبر ۲۶ | مورخہ ۴ شوال ۱۲۹۱ ہجری مطابق ۱۵ نومبر ۱۸۷۴ عیسوی روز پنجشنبہ | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد و نعت کی مشائقان حق پسند کو بشارت و طالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ ہر چہ ہذا زمرہ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵ ۱۵ ۲۵ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرا سے حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بمد پیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہی اور مابعد المضاعف نوابان عالی شان و راجگان گرامی سے بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجا دیگی جملہ خط و کتابت و ارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آڈر و ٹکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئے - العبد محمد عبد المجیب سکرٹری زمرہ احباب

جاورہ مین آٹھ شخصون کا مسلمان ہونا

نوازش فرمای حال نیازکیشان سلامت - بعد سلام مسنون آنکہ درین ولا حسب بتفصیل مندرجہ اشخاص غیر اقوام خاص بمقام جاورہ اسلام لائی ہین چونکہ یہہ خبر واسطے خوشنودی اہل اسلام کے مرسل خدمت ہی امیدوار ہون کہ آپ اپنی اخبار کے کسی گوشہ مین براہ عنایت اسکو جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماوین آیندہ جو حال ہوگا لکھا جاویگا

گلاب چند بقال قوم اگروال باشندہ جاورہ عرصہ دراز سے از بس انس و اتحاد رکھتا تھا اور ہمیشہ سنی رہی آرزو تھی الحمد للہ کہ اب مسلمان ہو کر داخل جماعت اہل سنت ہوا اور باسم عبد الرحمن خان موسوم کیا گیا زہی نصیب کہ ۹ رمضان شریف کو ہمراہ قافلہ حاجیان بزیارت حرمین شریفین روانہ ہوا ؛

موتی گر گوشاین یہہ عورت فقیر تھی اکثر راجپوت اس سے اعتقاد رکھتی اور دینی لیتی رہتی اور یہی صورت گذر اوقات کے تھی گو مدتسی مسلمان مگر بنظر مفقودی افادہ ظاہری ظاہر نہین کرتے تھی اب تائید آہی سے یکبیک غلبہ اسلام نے اوس فائدہ پر التفات نکیا اور علی الاعلان کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے محمدی شاہ نام رکھا اب اللہ کی ذات پر اسرای سماہ گنگا گرما در حقیقہ بمذہب خود ہی اللہ ہدایت کرے -

سے کیون ڈرتا کچھ تو دال مین کالا ہی جسکے سبب سائل نے یہہ
پیش بندی کے ہی - علاوہ اسکے اس شرط سے ظاہر ہوتا ہی کہ
سائل کو طلب حق منظور نہین اگر طلب حق منظور ہوتے تو یون کہتا کہ
جواب الزامی کے ساتھ جواب تحقیقی بھی ہو شاید جواب تحقیقی کی
طلب اس سبب سے معلوم ہوتی ہی کہ کچھہ نکچھہ کلام کرنے کی جگہہ باقی رہے
گو وہ کلام محض لغو اور مہمل اور اہل انصاف کے نزدیک ناپسند ہو مگر عوام
کے نزدیک تو سرخ روئی رہے کیون کہ عوام کو جواب تحقیقی سمجھنے کے
لیاقت کم ہوتی ہی اور جواب الزامی مین سوائے سکوت کے کچھہ بن
نہین پڑتا اور اگر کچھہ کلام کرے تو عوام بھی اُسے مہمل جانتے ہین اسے
دوراندیشے سے سائل نے یہہ شرط لگائی ہی مگر ہم تو خوب سمجھتی ہین سہ
بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم
خیر اسمین ہم زیادہ بحث نہین کرتے صرف اتنا کہتے ہین کہ اس شرط
کو ہم منظور کرتے ہین مگر ایک بات ہمارے بھی سائل منظور کرے وہ یہہ کہ
اپنی مذہب کے عیبون کا صاف اقرار کرے اور کہدے کہ ہمارا مذہب تو بلاشک
معیوب ہی مگر دین محمدی کے تحقیق جانتی ہین اسوقت ہم انشاء اللہ
جواب الزامی کا نام زبان پر نلائین گے اور جب تک سائل یہہ اقرار
نکرے تو کوئی وجہہ نہین ہوسکے کہ سائل کو جواب الزامی نہ دیا جاوی
اسوقت کوئی عاقل جواب الزامی کو برا نہین کہہ سکتا جواب الزامی سے
صرف یہی غرض ہوتی ہی کہ ہمکو محنت نہ پڑی اور معترض یا تو اپنی
اعتراض کو لغو سمجھی یا اپنی دین کو بُرا جان کر اوس سے بہت بردار ہو
اور پھر ہم سے اگر طالب تحقیق ہو اسوقت ہم اوسے طالب حق جانکر
وہ جواب تحقیقی سنائین گے کہ اشاعت دین ہی کرجاوی گا -
اور شرط سیوم اسلئے جرعتانگیز ہی کہ سائل بطور اصول اسلام

جواب چاہتا ہی تو اوسے لازم ہی کہ جن اصول کو اہل اسلام مانتی
ہین اونہین وہ بھی تسلیم کری اور اگر اصول اسلام کا منکر ہی تو پھر
قرآن سے اہل اسلام کے عقاید کا ثبوت چاہنا اور اوس سے جواب
طلب کرنا محض بے معنی ہی اوسکے نزدیک جیسا قرآن مجید انسے ہی
احادیث اور اگر سائل نے ہمارے قرآن مجید کو تسلیم کر لیا ہی اور احادیث کو
تسلیم نہین کیا تو بہت اچھا مگر اسکے ساتھ بھی ہوگا کہ جو کچھہ ہم
اوسے ثابت کرین اوسے تسلیم کرنا پڑیگا کیونکہ سائل جب بعض عقاید کو
محض قرآن مجید کے سند سے تسلیم کرتا ہی تو بعض کے تسلیم نکرنی کیا وجہہ
ہی علاوہ اسکے وہ تو قرآن مجید کو تسلیم کر چکا پھر اب جو کچھہ اوس سے
ثابت ہوسکو ماننا ضروری ہوجائیگا اور اگر کسی امر کو تسلیم نکریگا
تو معلوم ہوا کہ سائل کو طلب حق نہین ہے صرف جھگڑا منظور ہے اور عوام
کا دہوکا دینا چاہتا ہی سائل نے چونکہ اپنی فہم مین سمجھ لیا ہی
کہ ان سوالون کا جواب قرآن مین نہین ہی اسلئے قرآن سے سند مانگتا
ہی اور جب سند دیجائینگے تو فورا کہیگا کہ ہم قرآن کو نہین مانتی
دلیل سے ثابت کرو جیسا کہ عماد الدین نے نعمہ طبورے مین کیا ہی
غرض کہ یہہ شرط لگانا سائل کا فریب محض ہوگا -
علاوہ اسکے ہم سائل سے دریافت کرتے ہین کہ احادیث صحیحہ کے ماننے
کی کیا وجہہ ہی تعجب ہی کہ ادہر کے ادہر کے خطوط اور خانگی چٹھیان
اور مرقس اور لوقا و یوحنا کی تاریخ جسے اب انجیل کہتے ہین تسلیم
کیجائین اور کلام الٰہی مانا جاوی اور کلام رسول جسے اللہ تعالے
یون فرماتا ہی - وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ قبول
نکیا جائی اور خوبی تو یہہ ہی کہ سائل کے پاس ایسے بھی کوئی
سند نہین ہی جس سے یہہ امر یقینی ہوجائی کہ یہہ اناجیل مروجہ جنکے

طرف منسوب ہین اونمین کے ہین اور ہمارے پاس احادیث صحیحہ کا
سلسلہ متصل موجود ہی پر نہایت افسوس ہی کہ انجیلین تو تسلیم کے
جانین اور احادیث مسلم نہون اور اگر سائل یہ عذر پیش کری کہ احادیث
اون پانچ دلیلون سے غیر معتبر ہین جنمین پادری فنڈر نے میزان الحق مین
لکھا ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ اون پوچ دلیلون کا جواب شافی
استفسار اور ازالۃ الاوہام اور صیانت الانسان وغیرہ مین لکھا ہے
سائل اچھی طرح ملاحظہ کریے صرف یہہ کہدینا کہ جواب شافی نہوا
کچھہ مفید نہین جواب شافی تو ایسا ہوا ہی کہ پادری عماد الدین نے
بہت کچھہ لمن ترا بیان ہانکین مگر اتنی طاقت نہوئے کہ اس جواب
مین دم مارتے فقط جا بلو سے بھکا نیکو کہدیا کہ دلیلون کا جواب شافی
نہوا پادری صاحب کا یہہ کہنا تو جب زیبا تھا کہ تصنیف مین اون جوابون
کا رد کیا ہوتا اور یون مونہہ سے کہنے کو ہر ایک کہہ سکتا ہی اور ایسا
ان سنیکو جانی دومین موجود ہون ہمین منسیدان ہمین چوگان
ہمین کوئے جس عیسائی کا جی چاہے اس امر مین گفتگو کرلی ہم
دیکھین کہ اناجیل کے سند کو کیونکر ترجیح دیا ہی احادیث کے سند پر
المغرض شرط سیوم منظور یکی لایق نہین جب تک کہ سائل حدیثون
کی خارج کرنیکی وجہ معقول بیان کریے یا قرآن مجید کے تمام مضمون
کو تسلیم کرے اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون اور سائل سے امیدوار
ہونکہ از راہ انصاف ان شرطون کا تصفیہ کرین اور اگر پادری عماد الدین صاحب
ادہر توجہ کرین تو اونکی بڑی عنایت ہوگی کیا خبیث صاحب پر دلون
چلانا آتا تھا ذرا ہمارے مقابل بھی تو آئی پھر دیکھی کہ نغمہ طنبورے کے
کسی کٹ بنتی ہی فقط - راقم محمد علی از کانپور -

پادری عماد الدین نے ایک نسخہ واقعات عمادیہ لکھا ہی اوسکے مضمون

ثابت

اور تحریر سے یہہ بات ہوتی ہی وہ طالب فخر دنیاوی ہین کیونکہ
وہ اپنے اولاد کو عیسائیان ہند پر فوقیت دینا چاہتے ہین اور
اپنے بزرگون کے ثروت اور منزلت جتلاتے ہین اور اپنے حضرت
حضرت قطب جمال الدین خطیب ہانسوی رحمۃ اللہ سے ملاتے ہین
اول تو اسمین یہہ بات قابل غور ہی کہ جب ایک شخص نے
خدا سے کہ جو جناب قطب جمال الدین صاحب فخر کہتے نکلے اور دین
اختیار کیا اور کرستان ہوا تو پھر اسکو اوس فخر سے کیا علاقہ رہا بقول شخصے
مصرعہ پدر تو سلطان بود تراچہ - دوم کیا حواریون نے درجہ سے
میان عماد الدین آپکو زیادہ سمجھتے ہین کیونکہ حواریون نے اپنا
کوئی واقعہ بنا کر نہیں سرائیل ہونا نہ جتایا اور آج تک وہ چھوی
اور دھوبی شہر مین مشہور ہین ضرور اگر ادنکو فخر دنیاوی ہوتو وہ بھی اپنے
اپنے واقعات بنا کر عالی خاندان کہلاتا وہ لوگ طالب عقبی تھے
اسواسطے اونھون نے اپنے واقعہ نہ بنائی تیسری مین دیکھتا ہون
کہ حضرت مسیح نے متے کے ۵ باب مین فرماتا کہ مبارک وی جو
راست بازی کے بھوکے ہین اور سعدی رحمۃ اللہ فرماتے ہین
شعر ؎ راستی موجب رضای خداست ؎ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
پس اب اگر کوئی صاحب ہندوستانی اس واقعہ عمادیہ کے تحقیقات
کریے تو مین کہتا ہون کہ یہہ تحریر اونکی باطل پاوے اور بہت آسانی
سے اسکے تحقیقات مفصولہ پر ہمارے بھائی مجدی ان باتون کے
تحقیقات فضول جانتے ہین اور یہہ کہتے ہین - مصرعہ ما و چہ ارزین
قصہ کہ ما قصد و خرفت اب اول حال حضرت قطب جمال الدین صاحب
قدس سرہ کا سنیے کہ یہہ حضرت جمال الدین صاحب اولاد حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے ہین اور خلفای شیخ فرید الدین شکر گنج سے ہین

اور یہہ چار بھائی حقیقی قطب مانسوی مشہور ہین اور خاص عرب کے
باشندہ اور حسب نسب انکا کتاب اخبار الاخیار مین موجود ہی پر
واقعات عمادیہ مین مین اتنا کہہ سکتا ہون کہ وہ مجکو اوس واقعہ
مین اپنا حقیقی بھائی لکھتے ہین اگر عماد الدین صاحب کو اپنا حسب نسب
پھر انا منظور تھا تو شیخ جمال الدین قطب مانسوی سے نہ ملاتے اونکو یہہ
سلسلہ کبھی حواری فرضی تمطاوس یا پولوس سے ملانا ضرور تھا تب البتہ
وہ اور بھی زیادہ فخر پاتی کیونکہ اگر کوئی محقق اسکے تحقیقات کرے
تو وہ ضرور مذلت اٹھا کر لاجواب ہونگے اب دیکھو صفحہ اول واقعات
عمادیہ مطبوعہ آفتاب پنجاب لاہور ۱۲۶۶ھ اوسمین جتنے پشتانے
بھائی عماد الدین صاحب جناب قطب جمال الدین سے اسطرح ملاتے
ہین اور وہان یہہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ بارہ قطب مانسی مین
موجود ہین اونمن قطب جمال الدین اونکے بیٹے جلال الدین اونکے
بیٹے فتح محمد اونکے بیٹے محمد سردار اونکے بیٹے محمد فاضل اونکے بیٹے
سراج الدین اونکے بیٹے عماد الدین اب یہہ نوشت اونکی بالکل
جھوٹ اور علط ہے ایسے ہی اور سارے تصنیفات بھی تصور کرنی چاہئے کیونکہ
کتاب اخبار الاخیار تصنیف جناب حضرت عبد الحق دہلوی ہر ایک مسلمان کے
پاس موجود ہے اسکا صفحہ ۷۰ تیکر ۸۵ تک ملاحظہ فرماؤ اول تو وہان بارہ
نہین چار قطب وہان موجود ہین دوسرے شیخ جمال الدین صاحب کے ایک بیٹے
شیخ برہان الدین صوفی ہوئے اونکے ایک بیٹے قطب الدین مشہور ہوئے اونکے
ایک بیٹے شیخ نور الدین ہوئے پر یہہ جلال الدین اور فتح محمد اور محمد سردار
اگر اونکے اولاد ہوتے تو ضرور اوس کتاب مین مندرج ہوتے اس دعوے کے
اور تحریر سے کیا کاغذ اس مقام پر یہہ شعر بیت موزون ہی مصرع
خود غلط و ہر چہ گوید عین غلط فقط ۔ راقم منشی خیر الدین از بانی پت

مشتریان منشور محمدی کو مژدہ

اِن دنون جناب فیضمآب جامع کمالات دل تاجر باذل سپاہو کارالنجی محمد عثمان صاحب
ساکن بنگلور نے برای حمایت دین اسلام بخرچ جیب خاص کتاب تائید الاسلام
نام جو در باب ثبوت نبوت آنحضرت صلعم ہی مطبع چاپخانہ زمرۂ احباب پریس مین
چھپوا کر ہمارے مشتری صاحبون کو تحفہ بانٹنے کے لئے کارخانہ زمرۂ احباب
مین روانہ کی ہی ہم صاحب موصوف کے نہ دل سے شکر گذار ہو کر یہہ اشتہار دیتے
ہین کہ جس کو اس کتاب کی خواہش ہو بارسال خرچ ڈاک ایک آنہ کارخانہ
زمرۂ احباب سے منگوالین اور اسکے سیر و مطالعہ کا حظ اٹھاوین ۔

اب ہم ہمارے دیگر مسلمان بھائیون سے امید قوی اس بات کی رکھتے ہین
کہ حتی المقدور برای حمایت دین محمدی ہر ہر فرد ایک ایک رسالہ درباب
رد نصاریٰ اپنے جانب سے چھپوا کر یون ہی مسلمان بھائیون مین بانٹا دین
تا عیسائیون کے مکر و فن کی قلعی کھلجائے ۔

اطلاع ضروری

قرطاس منشور محمدی کے مشتریان قدر شناس اور معاونین دین حق
اساس کی خدمت بابرکات مین واضح ہو کہ بپاس اے احوائج لابدی مطبع
ہذا کے جن بزرگون پر سال گذشتہ بابت کی قیمت کا مبلغ باقی ہی وہ
مبلغ سال حال کی قیمت کے مبلغ ہمبت ارسال فرماوین تو ضروریات
امور مطبع مین صرف ہووے اور جن بزرگون نے مبلغ ۳ ماہی شش ماہی
بھیج دیا ہی مبلغ مابقی بپاس حمایت دین عنایت کر دیجئے اور منشور محمدی
کی خدمات بابرکات مین بھی کوشش ہی کہ پیشگی سال کا مبلغ روانہ

مسلمانون کا فنڈ

بمبئی کے مسلمانون نے ایک فنڈ یعنی سرمایہ قایم کیا ہی جسکی غرض یہہ ہی
کہ نو مسلمون کی اسی سے پرورش ہوا کرے اخبارات سے معلوم ہوا کہ حال مین
خان بہادر اکبر علیخان صوبہ دار بہادر نے دس ہزار روپیہ اس فنڈ

بمقام معسکر بنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجیب سکرٹری طبع شد

۴ ابرام سلیمان قوم یہودی باشندہ سورت اہل اسلام سے
ازبس بغض و عداوت بوجہ تعصب کہتا افواج انگریزی دریل مین
نوکری کرتا تھا ۲۵ اگست سنہ حال کو ہمراہ لشکر جاورہ مین آیا
مقلب القلوب نے ضلالت و گمراہی سے نکالا کہ یکایک مسلمان ہوکر کلمہ کا
شریک ہوا اور نام میرزا محمد ابراہیم بیگ ٹھہرا اسناد و لباس انگریز سے
کو چاک کرکے انگریزون کی نوکری سے نکل گیا اب موجود جاورہ ہے
۶ بھورے یہہ عورت سیتہ کالو رام کی چھوکری تھی چند روز
کے پیشتر معہ فرزند پنج سالہ مشرف باسلام ہوئی۔
۵ منی حلواین قوم اگروال باشندہ ریواڑ راجہ راگوبنسی
۶ رام چندر حلوائی باشندہ لکھنؤ شوہر آن۔
۷ رام بہروس پسر پانزدہ سالہ۔
۸ گوئی زوجہ رام بہروس۔
یہہ چارون ایکدن اسلام لائی رام چندر کا نام تونبی بخش
اور رام بہروس کا نام خدا بخش اور گوئی کا امۃ الحبیب قرار پایا
المرقوم ۱۵ رمضان سنہ ۱۲۹۱ ہجری مقدسہ ۳
راقم محمد سعادت علی بیگ از جاورہ

بشارت مثیل موسیٰ

یہہ رسالہ متبرکہ تصنیف سے مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی حرف علی صاحب
مدظلہ العالی کے ہمارے ہان موجود ہی اوچھاپا بھی نہایت عمدہ ہوا
رسالے مین ثبوت نبوت آن حضرت صلعم بہت تحقیق سے کی گئی ہے اور
انگریزی فارسی و عبرانی عبارتین بجنسہ نقل ہوئی ہین جس صاحب کو خریدارے
اسکی منظور ہو وہ بارسال قیمت ۲ مع محصول ڈاک طلب فرماوین
المشتہر محمد عبدالحبیب سکرٹری زمرہ احباب

پادریون کے متلاشی

جناب من صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی دام برکاتہ۔
سلام و نیاز کے بعد گزارش ہی کہ مین نے دیکھا ہی آپکے اخبار مطلع
انوار مین دین عیسوی کی حقیقت کھولی جاتی ہی اور حضرات پوادر
صاحبان اور ان کے نئے نئے چیلون کی کرتوتین بھی چھپکر شائع
ہوتی ہین کہ جس سے مذہب عیسوی کی اصلاح متصور ہے جھوٹے دغا باز
پادریون کے پاس اب کم کم آتے ہین کیونکہ وہ جانتے ہین کہ منشور محمدی
ہمارے قلعی کھولدیگا۔ اسحالت مین واقعہ پادریون کو آپکا شکریہ
ادا کرنا چاہئے کہ آپ وقتاً فوقتاً باعث نیک نیتی کے اونہین مطلع
فرماتے ہین۔ اور راقم بھی آپ کے اس عالی حوصلگی اور راست
گوئی کی تعریف کرتا ہی کہ آپنے بے تعصب عیسائیون اور مسلمانون
کو اصولی مسائل مذاہب سے آگاہ کیا اور بہت سے ناواقف
آدمیون کو جو گمراہی کے دریا مین غوطی کھاتی تھے اونہین باہر
نکالا اور حمایت الاسلام کا خون گویا بنگلور سے جگر کے مانند پیدا
ہوکر ہندوستان کے تمام شریان مین پہنچتا ہی۔ اور اسوقت
راقم اپنے خیرخواہ پادریون کی محض آگاہی کے واسطے اون مکارون
اور دغا باز متلاسیون کی لابہ سازی اور چالاکی قلمبند کرتا ہے
تاکہ یہہ چند اوراق بطور ہدایت نامہ کے پادری لوگ تصویرات
کی مانند اپنے اپنے بنگلون مین چسپان کرین اور ان حضرات
متلاشی صاحبون کے مکاری سے ہوشیار رہین اور اگر
کسی صاحب کو میری اس خیرخواہی پر کچھ جا کلام ہو تو بے لوث
بیشک معترض ہو انشاء اللہ تعالی جواب الجواب مین حضرت معترض
صاحب بہادر کا اعتراض ایسا رفع ہو جائیگا کہ وہ بھی یاد کرینگے

اور پھر اوسوقت معہ اسما اور مکانات کے اون متلاشی صاحبون کا ذکر مفصل ارقام ہوگا بالفعل مجمل بطور نصیحت اور عبرت کی ہر ایک نقل مین متلاشیون کی کرامات بیان ہوگی اور اسواسطے آسانی کے لئے اس مضمون کی پانچ مدین مقرر کی گئی ہین - اوّل چور اور مجرم سرکار اور مانع روزگار مزید برآن مکار و عیار - دوم تنگی معاش کے نالان سیوم کم ہمت اور نالایق اور مفت خوری چہارم دروغ گو و کوتاہ اندیش پنجم عیاش و نقال و شیخی مار مد اوّل اسمین تو کلام ہی نہین ہی کہ چور بدمعاش ہمیشہ سادہ لوح آدمیون کے متلاشی رہتے ہین کیونکہ اونکو یہہ تاک جہانک لگی رہتی ہی کہ کوئی عقل کا اندہا اور گانٹھ کا پورا ملجائے تو عید اور شب برات منائی جائے دیبی اور دیوتا اور زیارت گاہ پر چڑہاوا چڑہایا جائے - واہ کیا خوب شعر سہ چہ خوش گفت این مثل آن بندگان کہ جویند گانند یا بندگان ؎ اور اوسی انجیل شریف مین بھی لکھا ہی کہ دروازہ کو کھٹکھٹاؤ تاکہ کھولا جائے - آمدم برسر مطلب جب اس قسم کے متلاشی نے کسی گوریے یا کالے پادری کو بازار مین ایک کتاب بڑی ضخامت کی بغل مین دبائے ہوئے تارا اور گرج گرج کر منادی کرتے ہوئے پایا تو وہ بھی بھیڑ کو چیر کر اوسکے پاس سر جھکائے ہوئے اور مسمسی صورت بنائے ہوئے آنکھین چرا کر تھوڑے سالنس بھر کر نقش دیوار ہو کر اوس واعظ کی وعظ سنتا ہی اور بات بات پر اوسکا مونہہ تکتا ہی اور کبھی کبھی ہان ہون بھی کرتا ہی منہہ سے بولتا ہی اور سر سے کھیلتا ہی اگر ہندو ہے تو ست بچن کہتا ہی مسلمان ہی تو امنا و صدقنا کا کلمہ پڑہتا ہے اور سلک بکنے مالون کو دانشاہی حتی المقدور اپنی اسامی کا اوپرالا کرتا ہی اور آپ میٹھی میٹھی باتین سنکی پھیری کرتا ہی اور پادری کے اوپر دبسو رتا ہی اور انگشت بدندان رہتا ہے جب بھیڑ ہٹ جاتی ہی اور پادری بیچارہ تنہا رہ جاتا ہی تو وہ متلاشی نہایت چالاکی سے پادری صاحب کو اپنے طرف متوجہ کرتا اور وہ کتاب جو اونکے ہاتھ مین موتی انجان ہو کر پوچھا کہ ای صاحب یہہ کونسی کتاب ہی - اور وہ انجیل انکی کہان ہے اور آپ مہربانی فرماکر مجھہ کو ایک انجیل دیجئی تاکہ مین بھی اوسے دیکھون اب راستہ چلتے چلتے جو گفتگو ہوئی وہ بھی سنئے - پادری دل ہم ہماری کوٹھی پر آؤ - متلاشی مین کوٹھی پر آکر کیا کرون گا پادری ہم تمکو ایک کتاب دیگا تمنے اوسی پر رہنا متلاشی مجکو ہجور کی کوٹھی معلوم نہین ہی پادری تم ہمارے ساتھ چلے آؤ متلاشی بہت اچھا صاحب پادری دل تم کہان کا رہنے والا ہی متلاشی میرا مکان فلانی جگہ ہی اور میرا باپ بڑا متمول ہی بہت سے جائداد کا مالک ہی اور میرا بڑا بھائی فوج مین صوبہ دار ہی اور ماموں پنشنی اور میرا دادا پنجاب کا صوبہ دار تھا اور مین ذات کا سید ہون اور اگر متلاشی صاحب ہندو ہوتے تو اسوقت برہمن بتلاتے اور اگر مسلمان ہوتے اور ذات کے دُھنے تیلی موچی جولائی سبزی فروش نیلگر نداف وغیرہ مین شامل ہوتے تو بھی اپنے سرحردی کے لئے مغل پٹھان شیخ سید راجپوت تو ضرور ہی بن جاتے خود اور اپنا شجرہ اور نسب نامہ قطب صاحب تک ملا دیتے مگر یہہ سب خوبیان حضرت متلاشی جھوٹی امت والون کی ہوا

کرتے ہین - پادری اچھا دل تم یہہ تو بتلاؤ کہ تمکو خداوند
عیسی مسیح کا شوق کہان سے پیدا ہوا - متلاشی میرا چھوٹا
بھائی مشن اسکول مین پڑہتا ہی اسکے پاس ایک دن مین نے
ایک رسالہ دیکھا تھا اوسمین لکھا ہوا تھا نعوذ باللہ -
عیسی مسیح ناصری خدا کا بیٹا ہی اور عیسائیون کا نجات
دہندہ ہی اور یہہ کلمہ اکثر آپکے چیلون کی زبانی بہت مرتبہ سنے
مین آیا مگر دل کی پوری تسلی نہوئی اور تسلی کیا خاک ہوتی
ہی یہہ واعظ تو اپنی ناسکتے چلے جاتے ہین اور مین نے سنا ہی
کہ یہہ لوگ اسے منادی کی طلب تنخواہ پاتے ہین مگر دل کا ارادہ تھا
کہ کے اس مسئلہ کو کسی گورے پادری صاحب سے دریافت کرون سو
آج حسن اتفاق سے آپ کی زیارت ہوگئی ہی اور آپ کے ساتھ
گفتگو کرکے میرا دل بھی خوش ہوتا ہی اور آپ باتین بھی اچھی
نصیحت آمیز فرماتے ہین ہان صاحب بھلا آپ تو فرمائیے کہ
عیسی کیونکہ خدا کا بیٹا بن گیا کیونکہ خدا کا بیٹا ہونا میرے
سمجھ مین نہین آتا کیا معنی اول تو والد تناسل محتاجی کی
دلیل ہی جیسے اولاد ماشاپ کی خدمت گذاری اور نسل
کی باقی رہنے مین محتاج ہوتی - دوسری اولاد ہم جنس مان
باپ کی ہوا کرتی ہی سو اگر کوئی خدا کا بیٹا ہوگا تو وہ بھی
ہم جنس خدا کا ہوگا سو اس صورت مین نعوذ باللہ خدا کی
وحدانیت خاک مین ملجائیگی - پادری کی عقل ہوا کہائے
چلی گئی کچھہ جواب بن نہ آیا جیب سے آیات بیبل سے سناتی
متلاشی صاحب عیسی کو ابن مریم بناتے اور اوسکا کھانا پینا
سونا بول براز ثابت کرتے اور اوسکا اپنے مونہہ سے ابن

آدم کہنا جتلاتے - دو قدح کے بعد پادری صاحب پاگئے کہ متلاشی
بڑا مولوی ہی یا بڑا پنڈت ہی اور برہمسماج مین ہی اور یہہ بھی سوچا
کہ اگر یہہ قابو چڑہ جائے تو خوب ہو جواب دیا کہ دل نہین نہین خدا
تو ایک ہی مگر اوسنے بڑی محبت سے ہم کو اپنا اکلوتا بیٹا خداوند
مسیح بخشا ہی متلاشی صاحب نے بھی وہین باگ موڈی اور خاطر داری
اختیار کی کہا اچھا صاحب مجکو وہ انجیل ملجائے کہ جسکے تعریف قرآن
مجید مین آئی ہی - متلاشی بھی پادری پر اپنا جبتر منتر چلانے
لگا مگر اتنے مین پادری کی کوٹھی نزدیک آگئی اور پادری صاحب
جلدی جلدی کھانا کھانے کا وقت جیب سے گھڑیال نکال کر دیکھنے
لگے جو ہین اپنے مشن احاطہ مین داخل ہوئے متلاشی بھی آنکھین چرا
کر ادہر ادہر تاڑنے لگا اور چلتے چلتے کوٹھی مین داخل ہوگئے سامنے
سے خانسامان دوڑا آیا کہا حضور کھانا میز پر ہی پادری
نے متلاشی کو کہا آپ ذرا صبر کیجئے ہم ابھی تمہارے پاس
آتے ہین متلاشی نے جواب دیا آپ شوق سے جائیے
مین حاضر ہون - مصرعہ بلبل کجا شود رہش چمن جدا - پادری
کھانا کھاکر موجود ہوئے اور آتے ہی گفتگو شروع کی مگر متلاشی
صاحب نے اس شعر پر عمل کیا ؎ ای غم مجھی تمام شب ہجر مین نکہا
رہنے دی کچھہ کہ صبح کا بھی ناشتا چلے چونکہ متلاشی نے کئی ایک
پادریون کو دم دیا ہوا تھا اور بہت سے مسئلون کے ہانڈی چاٹی ہوئی
تھی - ایسے باتین نمک مرچ لگاکر سنائین کہ پادریصاحب ہونٹہ
چاٹنے لگے - اور بہت سے اعتراضات مسیحی مذہب پر کر دکھائے
اور اسکے ساتھہ یہہ بھی بیچ لگائے کہ آپ میرے دل کی تسلی کردین
گے تو مین آپکے ہاتھہ سے اصطباغ لونگا - کیونکہ مین محقق ہون

کچھ مقلد نہین ہون اور مین دیکھتا ہون کہ بہت لوگ بھوکون مرتی یا کسی اور باعث سے بضرورت آب ودانہ مشن کیطرف رجوع لاتے ہین بعد فراغت جو اونکا شکم بھر جاتا ہی پھر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑہتے ہین یہہ باتین سنا کر متلاشی اوٹھہ کھڑے ہوئے اور چلتے وقت کہا کہ کل تو میرا انا نہین ہوگا کیونکہ ایک مولوی صاحب سے بحث کر رہا ہون پرسون انشا اللہ تعالی آپ کے زیارت کیے واسطے اونگا اب اور لطیفہ سنئے کہ جب آپ کوٹھی سے باہر نکلے اور کوئی دوست جان پہچان ملا اور اسنے پوچھا کہ یا حضرت یا جیسے صورت ہوئی تو آپ نے پادری کی خدمت شروع کی اور کہا کہ مین نے آج پادری کو خوب شرمندہ کیا اور بالکل لاجواب ہوگئے اور عیسی خدا کا بیٹا ہونا ثابت نکر سکے اجی کیا پوچھتے ہو یہہ لوگ اپنے ہی ہانکتے جاتے ہین مین نے آج انہین ایک بات کرنے نہین دی - جب پرسون کا دن چڑہا نہا کر اور سفید پوشاک بدلکر اور انجیل شریف جو پادری صاحب سے اوڑائی ہی بغل مین دبا کر موٹہہ پر چادر لپیٹ کر چپکی چپکی پادری صاحب کے بنگلہ پر جا نکلے سردار بہرہ سے کہا کہ بھائی ذرا میرے اطلاع کر دیجئی کہ پنڈت یا شیخ جی آپ کے ملاقات کو آئے ہین ادہر پادری نے بھی دریچہ سے جھانکا کہ دہی شکار آیا ہی بڑے تپاک سے آئے اور کہا دل تم بہت خوش آگئے اسنے بھی ظاہر داری اختیار کی کہ حضور کی مہربانی آپ کی جان ومال کو دعا دیتا ہون پادری دل کچھہ انجیل کو دیکھا اور روشنی پائی متلاشی حضور یہہ کتاب تو بہت اچھی ہے مگر یہہ متی اور یوحنا اور لوکا اور مرقس -

یہہ کون شخص ہین پادری یہہ مسیح کے شاگرد ہین کہ جنہون نے الہام سے اناجیل کو لکھا ہی متلاشی ہان صاحب اب مین سمجھہ گیا مگر یہہ میری عقل مین نہ آیا کہ اسمین یہہ کیا لکھا ہی کہ تم باپ بیٹے روح القدس کس بزرگ کا نام ہی اور آسمان سے فاختہ ہوکر مسیح پر کون اوترا تھا پادری باپ خدا ہی اور بیٹا عیسی مسیح اور روح القدس تعوذ اور تسلی دینے والا ہی متلاشی کیا یہہ تینون خدا ہین پادری نہین خدا ایک ہی متلاشی آپ مہربانی فرماکر نکو انجیل پڑہایا کرین اور اگر کوئی اسامی آپ کی اسکول مین پڑہانے کی ہو تو مین آپ سے انجیل پڑہون اور آپ کی خدمت مین حاضر رہون اور خداوند مسیح کی نام کا بپتسما پاؤن میرے پاس جو روپیہ تھا وہ چوراگیا گھر کو خط لکھا ہوا ہی امید ہے کہ ہنڈی یا منی آڈر آجائیگا اسوقت کوئی روپیہ آپ عنایت کرین تو تنخواہ مین کاٹ لین - پادری نے جانا کہ اب یہہ پھنس گیا ہی دو روپئی اندر سے لاکر اوسکی ہاتھہ مین دئے اور کہا کہ کل تم اسکول مین حاضر ہو - پھر وہ کل کے روز اسکول مین گیا ہیڈ ماسٹر سے صاحب نے دریافت کیا اور زیر وزبر کرکے یون ہی ایک جماعت الف بے پڑہانے کی اوسکی حوالہ کی آگے نماز کے وقت ان حضرات متلاشی نے سر سے پگڑی اوتارے اور آمین کی ماسٹر نے بھی جانا کہ یہہ سچا متلاشی ہی چند روز کے بعد متلاشی صاحب پادری کے مونچہہ کے بال ہوگئے - بزرگان دین اسلام اور اوتارون کے توہین سنانے لگے نماز وروزہ ترک کیا ہندو اور مسلمانون کے رسومات پر ہنسا کرتا عیسائیون کو خوش کرتے اور اپنا کام چلاتے -

اور اگر صاحب مذاق ہوتے اور نوشت وخواند مین بھی کچھہ شد بد ہوتے

تو پھر رسائل مذہبی تصنیف کرنے لگے اور عزلیات مسیح کی شان مین
لکھتے اور چھپواتے اور پادرے کو رجاتے اور دنرات عیسائیون کی چیلون
سے پادری کے کان بھرتے اور اپ اصطباغ کا امرد زر و مرواپر مدار
رکھتے کچھ برسون یون ہی گل چرے اوڑاتے - اور بعضے مشن کے احاطے
مین رہنا اختیار کرتے اور بعضے چیل کیطرح مشن سے ماس جھپٹکر لاتے
اور اپنے گھونسلہ مین کھاتے - نقل ہی کہ ایک متلاشی نے پادرے
کو خوب اپنے ہاتھ پر لگایا یہان تگ کہ پادری بغیر اجازت اوسکی کی پانی
نہین پیتے تھے اور للعجب تگ ہواری اوس متلاشی کو مشن سے
آمدنی تھی اور خوب ۔ حضرت متلاشی صاحب عیاشی دل کھولکر
کیا کرتے اور مشن احاطہ مین اپنا سکہ چلاتے جو عیسائی مخالف ہوتا اوسے
پادی کیطرح جھاڑ دیتے تھے اور اصطباغ آج لیا کل لیا بتاتے تھے
جب حضرات پوادر کا بہت زور پڑا کہ تم اب جلدی عیسائی ہوجاؤ
تو آپ نے پادریون کو دم دیا - اور نہایت منت و سماجت سے اپنے
دلکا بخار نکالا اور یہہ چال چلی کہ مین نے پرسون ایک خط اپنے بی بی کے
بلانے کے واسطے تحریر کیا ہی اب وہ اجائیگی وہ اور مین اور دو چھوٹے چھوٹے
بچی عیسائی ہوجائین گے - ہمارے پادری کا کلیجا ٹھنڈا ہوا اور ادہر یون
ہی چلنا دہندہ کیا برس روز بی بی کے آمد آمد مین گزارا ناچار ایک
روز پھر پادری صاحب کا اصطباغ کے لئے تشدد ہوا آپ نے پادری
کو پٹی پڑھائی کہ دو چار سو روپیہ کتابون کے خرید کے واسطے دیجئی تاکہ
مین مشن سکول کے واسطے کچھ کتابین دہلی سے لیتا آؤن اور اپنے ساتھ
بی بی کو لاؤن تاکہ مسیحی کلیسیا مین شامل ہوجاؤن ایک کلرک اور ایک پاسبان
متلون - پادری سادہ لوح متلاشی دغباز کے دم مین آگئی
روپیہ دیدیا - مال مفت دل بیرحم کا معاملہ ہوا حضرت متلاشی

۶ صاحب اپنی گھرمین پہونچکر خوب یار دوستون سے مل جل کر عیش و عشرت
منانے لگے بعد انقضاء رخصت اپنا سا مونہہ لیکر آپادری صاحب کے نزدیک
چکنی چپڑی باتین بنانے لگے اور کہا کہ ڈاکہ پڑا اور اسباب و زیور کپڑا
وغیرہ سب کچھ لٹ گیا اور بی بی روتی بسورتی گھر کو لٹ گئی مجھ
مین عریان اپنی جان بچاکر اور خدا خدا کرکے آپ کے پاس آیا ہون
اگر اور روپیہ عنایت کیجئے تو بی بی آتے ہی ورنہ خیر - پادری پر
تو جادو حضرت متلاشی کا چلا تھا انہون نے اور روپیہ دیا اب پھر
بھاگ گئے آج تگ آتے ہین اور اصطباغ پاتے ہین - نقل ایک
متلاشی صاحب نے اپنا بڑا اشتیاق مسیحی ہونے کا کسی پادری صاحب کے
پاس بیان کیا اور اپنے باپ کو صوبہ دار جتایا اور فیروزپور سے
اپنی باپ کے پلٹن کل کوچ پشاور کو بتایا اور اونکی خطوط دکھلائی
کہ یہہ مجکو عیسائی ہونے سے منع کرتے ہین اور مین کامل تسلی پاچکا ہون
اور خوب طرح سے اونکے گھر کا واقف کار ہوا ایک شب فرصت پاکر
اور روپیہ و زیور و اسباب چوراکر اوڑان چو ہوگئے - پھر سیالکوٹ
مشن مین پہونچے وہان سے بھی کسی بیچارے عیسائی کا مال چورایا
اور اسیطرح جیلم اور راولپنڈی وغیرہ کا سیر کرتے کرتے پشاور پہونچکر
گئے - ۳ نقل ایک متلاشی مشن مین گھسا اور مشن سکول مین
نوکر ہوگیا حکام سررشتہ تعلیم امتحان لے رہے تھے جو اس کمبخت نے
ایک لڑکے کے ساتھ نہایت بی شرمی کا کام ایک کمرہ مین کیا
راز فاش ہوا آخرکار مشن سے نکالا گیا اور کوٹھہ نور مین اوسکا
یہہ سب ماجرا جیسا پھر توبہ کرکے وہ مسلمان ہوگیا لیکا تو مشن کا
پرگیا تھا آج کل عیسویت مین پھر آگیا ہی اور پادریون کو شعر
واشعار سے خوش کرتا ہی - ۴ نقل کرتے ہین کہ ایک

پنجابی برا جہل حلد اور بوشیار رعلت فہین سرکار کی گنوار نواف
سزا بھگت کر خراب خستہ اور زبدہ خاک بسر پھرتا رہا جب کہین
کوئی صورت روزگار کی نہ بنی تو اول کسی پادری صاحب کے ساتھ
راہ و رسم پیدا کی شدہ شدہ یہان تک انکے دل مین گھر کیا کہ پادری صاحب
بغیر اونکے دم نہ لیتے تھے اور وہ حضرت دنرات توہین خدا بی کی کہینے
لگے اور پادریون کو نہایت خوش کرتے اون کی خوبی قسمت سے انکی
سب کرتوتین آگ کی طرح خاکستر زمانہ مین چھپی ہوئین تھی پھر جو
راز فاش ہوا مشن چھوڑ کر وہان سے چلدئے - مد دوم
آج کل روزگار جو ہمارا عتقا ہو رہا ہی اور لوگ ہر وقت تنگی معاش
کے چارہ نالان نظر آتی ہین جہون نے تو کچھ ہنر سیکھ لیا ہی اور مزدوری
پر کمر باندھی ہی وہ تو اپنا پیٹ بھر لیتے ہین اور جنہون نے بچپن مین
سوا مشن اسکول کے اور کوئی دوسری جگہ نہین دیکھی اور نہ اسقدر
لیاقت ہی کہ بامحاورہ اردو انگریزی مین چٹھی یا بل لکھ لین اگر دفتر
مین کہین انکا اتفاق ہوتا ہی اور کوئی کلارک انہین نقل کے لئے چٹھی
دیوے تو وہ صاحب ایک سطر مین پچاس غلطیان دکھلا سکتے ہین ہمارا چاری
حضرت نوح علیہ السلام کے کہ آی کیطرح مشن کی کشتی کیطرف جھکتی
ہین اور پادریون کی گردن پر اپنی ہمت کا جوا ہار کر ڈال دیتی ہین
اور اگر پادری اونکی مہربانی نکئے تو مشن اسکول مین اونہین نوکری
دیدی ورنہ وہ متلاشی بنکر پادری کے ارد گرد پھرا کئے - - -
اور ذرا اوس نوکر کا بھی حال سنئے اوس بیچارہ نے جب سے
آنکہین کھولے مشن کے پنجرہ مین پھنس گیا ہی اور اسلئے وہ دنرات
مشن کی بولیان بولتا ہی - اوسکو اپنی دین و مذہب کی کچھ
خبر نہین ہی اسواسطے وہ اپنے والدین کے راہ و رسم پر خندہ زن ہوتا ہے
اور وہ خندہ اوسکا بجا ہی بہ اوسکے والدین کا قصور ہے کہ جنہون نے
اپنا سادہ لوح بچہ اپنے مخالفان دین کے پنجہ مین ڈال دیا یہ کہاوت
سچ ہی سانپ سیکھتانے کیا ہوت جب چڑیان چگ گئین کھیت
اگر اوسکی والدین اوسکو اپنے مذہبی کتابین پڑہاتے اور اپنے اصولے
مسائل سے اوسی کما حقہ آگاہ کرتے تو وہ کبھین لغزش کھاتا
بلکہ کیا عجب تھا کہ پادری کو بھی اپنی طرف کھینچتا - اب یہہ حلوائے
بے دودھ ہی اور موم کی ناک ہی جس کے ہاتھ پڑا اوسنے اپنے طرف
کھینچ لیا - بچون کا نقش دل ایسا ہوتا ہی کہ اسمین بہت جلدی
ہر ایک چیز کا عکس اتر آتا ہی اور جسطرح پادری صاحب ارشاد
فرماتے ہین وہ نوکر صاحب کے جنکی تکمیل یا ہمارا اونکے ہاتھ مین ہوتی
ہی پھر تا ہی اور جس طرحکا مضمون اوس سے لکھانا ہو وہ انمہین
بند کئے ہوئے اندھا دھند بے سر و پا لکھ دیتا ہی - مغز سر آن تہی
مغز را چہ علم و خبر - کہ بر و ہیزم است یا دفتر - اسکو کچھ خبر نہین
ہوتی کہ ایسی کلمات کہنے سے کفر عائد ہوا یا کرتا ہی کیونکہ وہ
تو کسی اولیا اور انبیا اور دیوتا اور خدا کے بھی پروا نہین رکھتا
اوسنے اپنی نوکری کو سب کچھ سمجھا ہوا ہی اور وہ ظاہرا یہہ بھی
جانتا ہی کہ جب کوئی معترض ہوگا تو پادری صاحب کا نام بدنام
ہوگا ماراجہ - کیونکہ وہ خاتم کی مانند اپنی روسیاہی سے پادری
کا نام روشن کرتا ہی - الغرض یہہ شخص بھی ایک قسم کا
متلاشی ہی جو آدہا عیسائی اور آدہا ہندو یا مسلمان ہی آئندہ
چاہے

راقم میرزا موحد

جدال باطل

ایک بار ایک پنڈت سراوگی ساکن سونی بت سے اتفاق

ملاقات ہوئی اوسنے چاہا کہ خدا کی خدائی اور اسکا ہونا بخوبی
ثابت کر دو کہ پھر کسیکو شک نہ رہی - مین نے اس سے کہا کہ اس چاند و سورج
وغیرہ ستارون کو کون چلاتا پھرتا ہی - وہ بولا یہہ آپ سے آپ
چل رہے ہین کسیکا زور ان پر لگا ہوا نہین - مین نے پوچھا کہ کیا مثل
حیوانات چاندار و متحرک بالارادہ خود ہین - اوسنے جواب دیا
کیا عجب ہی تب مین نے کہا کہ اس صورت مین یہہ شمس و قمر ایک ہی ڈھنگ
و رنگ پر یکسان رفتار سے ایک خاص ہی راہ مین کیون
چلتے پھرتے ہین - کس لئے کبھی کوئی اپنے مدار سے باہر نہین ہو جاتا
کیون کبھی برخلاف دستور مغرب سے مشرق کو نہین جاتے
جاندار ہوتے تو کبھی جنوب و شمال کو بھی رخ کرتے - اب تو وہ
دہریہ گھبرایا - اور کسیکو محرک ستارے و سیارے کا نہ بتا سکا
واقعی نظام شمسی کے ملاحظہ و غور سے ایک عجب قدرت خدا کی پائی
جاتی ہی کہ مدار ستارون کے گردش کو باقاعدہ نہین لیکن پھر
وہ ہمیشہ مشرق سے مغرب کو جاتے ہین برخلاف اسکے کبھی حرکت
نہین کرتے اس سے بھی ایک طرح زمین کی حرکت معلوم
ہوتی ہی بالجملہ اگرچہ عقل خدا کی کارخانہ مین حیران ہی لیکن
ان مخلوقات عظمہ و انتظام عجیب کا ہونا خالق و منتظم کے وجود پر
دلالت کرتا ہی لیکن اصل کہنہ حقیقت اوسکے ذات و استظام مخلوقات
کی نہین معلوم ہوتی اسے حیرانی کے کچھہ دور کرنیکے لئے اس خالق
نے انبیا کی زبانی اپنے ہونیکی خبر دی تاکہ عقل مطابق نقل ہو کر
بخوبی اطمنان و یقین بندون کو ہو اور پیغمبرون کی تصدیق
کے لئے اونکے اخلاق و حالات معجزات مسند و دلیل ٹھہرائے
تاکہ خواہی نخواہی لوگون کو یقین کلی آئے فی الحقیقت شروع

سے عقل مند عالمون نے کمال غور سے پایا کہ اس مخلوق کا
کوئی خالق ہی اور صاحبان معجزات نے ابتدا سے نقلاً اسکی
کامل گواہی دی کہ لوگون کو اونکے کہنے سے بنظر عمدہ حال اون
قائلین وجود خدا کا بیشک یقین ہو گیا تب بھی تو اس حضرت
انسان نے تکلیف شریعت کا بوجھہ سر پر رکھا ورنہ یہہ کب
والا تھا اگر فقط عقلی ہی دلائل ہوتے تو بھی کچھہ دہریون کی
چق چق بق بق کو گنجایش ہوتی اور اب تو سیکڑون صاحبان
معجزات اہل کتاب و نیک چلن راست باز پیمبرون کی گواہی خالق
کے وجود واجب پر ثابت ہی پس ماننا اوسکا واجب و ضرور ہے
علاوہ ازین ہم پوچھتے ہین کہ اگر خدا نہوتا تو اوسکو اسقدر اہل
علم خلقت نے کیون مانا تو شاید منکر یہہ کہیگا کہ زمانہ کی یہہ عادت
ہو گئی کہ ایک نے دوسرے سے سنکر خدا کو فرض کر لیا مین کہتا ہون
کہ ہرگز اس عادت کا ہونا آسان نہین پہلے کسکو کسطرح
کس وجہہ سے خدا کا یقین ہوا اور دوسرون نے بلا وجوہ قوی
اوسکے قول کو سر آنکھون پر کیون رکھ لیا ضرور شروع سے عقلاً
و نقلاً خوب خوب دلائل صادقون کے زبان سے سنے ہونگے اور اسی
طرح وجوہ پائے ہونگے تب وجود واجب الوجود پر ایمان لائے ہونگے
نہایت ہی عمدہ ثبوت دیکھکر انبیا کی تصدیق کی ہو گی
ورنہ خلقت کو حکومت کسیکے پسند نہین خصوصاً امیر دولتمند تو
کبھی یہہ جوا کندھے پر نہ رکھتے الحاصل انبیا کے معجزات و نیک
عادات بتواتر منقول ہین اور اونکا اقرار بہزار زبان کتب صحیحہ
مین مسطور و زبان خلایق پر مذکور و جہان مین بخوبی مشہور
ہی کہ ہرگز جاے انکار باقی نہین اگر ان تمام انبیا و اوتار

مقرر پروردگار کی تصدیق اسبات مین نہ کیجائے تو پھر غلط
اون انبیا کا نیک بندہ ہونا بھی باطل ٹھہرتا ہی کیونکہ ایسے جھوٹ
بہتان سے زیادہ کیا کوئی بُرائی ہوگی ؟ اور یہہ صریح لغو و غلط ہی
کہ ایسے نیک چلن اسقدر صاحب مرتبہ لوگ ایسا بہتان باندہکر
خلقت کو بھکاوین اور دہوکا دین ؟ معاذ اللہ اگر یہہ لوگ ایسے
کاذب ہوتے تو خود خدائی کا دعوی کرتے کہ جس سے اپنا مطلب نکلتا
اور یہہ جو بعض برہمو مذہب والے بتاتے ہین کہ انبیا کو کچھہ الہام
و وحی نہین ہوئی بلکہ وہ خلقی عقلی نبی ہین کہ خدا نے اون کو نیک
پیدا کیا اور فہم اچھا دیا اونہون نے خدا کی صفات کو خوب سمجھا
سمجھایا ؟ تو مین کہتا ہون کہ ملحدون کے لئے اول تو یہہ بھی زہر قاتل
ہی کیونکہ اس سے خدا کا ہونا ثابت ہوا دوسرے برہمو والے فقط
اتنی عقلی رسالت سے یقین وجود باریکا نہین کر سکتے ؟ اور بالفرض
اس صورت مین بھی تمام سلسلہ انبیاء اہل کتاب کلہ جسکا تواتر
یقینی ثابت ہی ٹوٹتا ہی اور اونکا صریح دعوی وحی و الہام کا
شکست ہوتا ہی ؟ پھر خدا و فرشتون سے کلام کرنا کیسا اور احکام
مفصل کا جاری کرنا کس وسی ہو سکتا ہی ؟ پس اس صورت
مین آخر سب انبیا کا مطلق انکار کرنا پڑیگا اور معاذ اللہ وہ
کاذب ٹھہرینگے پس یہہ جو برہمو ان سب انبیا کو مجملاً اچھا کہتے ہین
وہ گویا جھوٹ کو اچھا بتاتے ہین لہذا یہہ تواتر سلسلہ وار یعنی
سب پیمبرون کی زبان پر خدا کا اقرار صحیح و درست و بوجوہ
مسطورہ و مذکورہ راست ہی ؟ اگرچہ وہ معجزات و اہل کرامات
اب موجود نہین لیکن بغیر اونکے اثبات کی اوسکی خدائی مشہور
نہین ہوئی ضرور اس تواتر کی بڑی اصل قوی ہی ؟ ورنہ

ایسا امر عظیم خود بخود نہین سوچتا اور ایسا بڑا کار معاذ اللہ
جھوٹ کے صرف کہنے سے نہین چلتا ؟ اللہ باسیقے ؟

رقم الفت حسین از دہلی۔

بعد حمد خداوند ست سرور انبیا احمد مجتبی محمد مصطفے علیہ الصلوٰۃ کے ناظرین
انصاف پسند کے خدمت مین عرض ہی کہ بالفعل ایک عنایت
فرما کے واسطے مسی چند سوال کے عیسائی کے میرے پاس پہونچے گویہہ
وہ سوال تھے جنین عماد الدین پادی پتی نے اپنی کتاب نعمۃ مطہرہ
مین درج کیا ہی اور اس کتاب کے دو جواب اہل اسلام کے طرف سے چھپکر
مشہور ہو گئی ہین مگر بعض احباب مصر ہوئے کہ راقم الحروف بھی اسکے
جواب مین کچھہ لکھی اور قند مکرر کا مزہ دکھائے لہذا کچھہ لکھتا ہون
سائل نے قبل سوال کے تین شرطین جواب کے لئی قایم کی ہین یعنی جو شخص
جواب لکھے ان تین شرطون کا پابند رہے۔ اول یہہ کہ جواب تحقیقی
ہون الزامی نہون۔ دوم یہہ کہ مختصر جواب سلیس اردو مین ہو
سیوم یہہ کہ حدیثون سے دلیل لاکر کوئی بات رقم نفرماوین صرف
قرآن سے جواب دین۔ مجھی ان شرطون مین کچھہ کلام ہی اسلئے
مین چاہتا ہون کہ پہلی ان شرایط کا تصفیہ ہو اسکے بعد جواب
لکھا جاے۔ شرط دوم تو مجھی مقبول ہے مگر اتنا خیال ہی کہ شاید جواب
مختصر سائل کے فہم مین نآئی اور پھر الٹا اسطرف الزام لگائے
اور اتنے اور عرض ہی کہ اگر کوئی بات علمی آجاتی اور وہ عوام
کے فہم مین نآتی تو مین معذور ہون اور سائل کے پہلے اور دوسرے
شرط کمال تعجب انگیز ہی پہلی شرط سے معلوم ہوتا ہی کہ سائل
اپنے مذہب کے عیبون پر واقف ہی اور جانتا ہی کہ میرے مذہب مین
تحقیق کیونکہ اگر وہ اپنی مذہب کو بے عیب سمجھتا تو جواب الزامی